**پاکستانی ایٹمی پروگرام کی کہانی**

آصف جیلانی

صحافی

28 مئ 2020

بی بی سی اردو

یہ اکتوبر 1954 کی بات ہے ۔

عین اس روز جب اُس زمانہ کے پاکستان کے وزیر اعظم محمد علی بوگرہ نے وہائٹ ہاوس میں امریکی صدر آیئزن ہاور سے ملاقات کی تھی اور پاکستان نے امریکہ کے ایٹم برائے امن (ایٹم فار پیس) کے منصوبہ میں شمولیت کے ساتھ جوہری توانائی کے شعبہ میں تحقیق اور ترقی کے لیے جوہری توانائی کے کمیشن کے قیام کا اعلان کیا تھا۔

یہ آغاز تھا پاکستان کے جوہری پروگرام کا یا دراصل یہ پاکستان کی طرف سے پیمان تھا کہ وہ جوہری توانائی، اسلحہ کی تیاری کے لیے استعمال نہیں کرے گا۔

مجھے یاد ہے کہ اس زمانہ میں پاکستان میں اس مسئلے پر کافی لے دے ہوئی تھی کیونکہ بہت سے مبصرین کے نزدیک صدر آیئزن ہاور کا ایٹم برائے امن کے منصوبہ کا اصل مقصد امریکہ کے علاوہ دنیا کے دوسرے تمام ملکوں کو جوہری اسلحہ کی صلاحیت سے محروم رکھنا اور ان پر قدغن لگا کر انہیں جوہری اسلحہ کی تیاری سے روکنا تھا۔

پاکستان کی طرف سے آیئزن ہاور کے اس منصوبہ کو تسلیم کرنے پر پاکستان میں بہت سے لوگوں کا ماتھا ٹھنکا تھا کیونکہ یہ آغاز تھا پاکستان کی طرف سے امریکہ کے قدموں میں خود سپردگی کا۔

اسی کے فورا بعد امریکہ اور پاکستان کے درمیان فوجی، سیاسی اور اقتصادی شعبوں میں ہمہ گیر قربت اور تعاون کا دور شروع ہوا۔

اسی سال پاکستان امریکہ کے دو فوجی معاہدوں ’سینٹو‘ اور ’سیٹو‘ میں شامل ہوا اور امریکہ نے بھاری فوجی اور اقتصادی امداد کے عوض پاکستان کی سرزمین پر فوجی اڈے قائم کیے تھے اور اپنے فوجی صلاح کار پاکستان بھیجے تھے اور اسی کے ساتھ پاکستان کے پانچ سالہ اقتصادی منصوبہ کی تیاری کے لیے امریکہ نے اپنے ماہرین پاکستان کے منصوبہ بندی کمیشن میں تعینات کیے تھے۔

یوں امریکہ نے پاکستان کو مکمل طور پر اپنے حصار میں لے لیا تھا۔

پاکستان پر امریکہ کے اثر کی مکمل گرفت کا نتیجہ یہ رہا کہ اُس زمانے میں پاکستان کی قیادت نے ایک لمحہ کے لیے بھی جوہری اسلحہ کی تیاری کے بارے میں نہیں سوچا۔ عام طور پر اس وقت امریکہ کے دفاعی معاہدے جارحیت کے تدارک کا ذریعہ سمجھے جاتے تھے۔

سن ساٹھ کی دہائی میں یہ خبریں آنی شروع ہوگئی تھیں کہ انڈیا بڑی تیزی سے جوہری تجربات کی سمت بڑھ رہا ہے لیکن اس کے باوجود پاکستان کی قیادت نے جوہری اسلحہ کے میدان میں قدم رکھنے سے صاف انکار کر دیا تھا۔

سن چونسٹھ میں انڈیا کے وزیر اعظم جواہر لال نہرو کے انتقال پر جب پاکستان کی طرف سے تعزیتی وفد کی قیادت کرتے ہوئے ذوالفقار علی بھٹو دلی آئے تھے تو میں وہیں تھا۔

مجھے یاد ہے کہ اس موقع پر ان سے طویل ملاقات میں انڈیا میں جوہری توانائی کے شعبہ میں پیش رفت پر بات ہوئی تھی۔

جب میں نے ان سے پوچھا کہ پاکستان جوہری صلاحیت حاصل کرنے کے لیے کیا کر رہا ہے تو ذوالفقار علی بھٹو نے مجھ سے یہ پیمان لے کر کہ میں یہ راز افشا نہیں کروں گا، انکشاف کیا تھا کہ سن تریسٹھ میں انھوں نے کابینہ میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ پاکستان کو جوہری اسلحہ کی تیاری کے لیے پروگرام شروع کرنا چاہیے، لیکن صدر ایوب خان اور ان کے امریکہ نواز وزیر خزانہ محمد شعیب اور دوسرے وزیروں نے ان کی یہ تجویز یکسر مسترد کر دی اور واضح فیصلہ کیا کہ پاکستان جوہری اسلحہ کرنے کی صلاحیت حاصل نہیں کرے گا۔

**سن اڑسٹھ میں جب صدر ایوب خان فرانس کے دورے پر آئے تھے تو میں ان کا دورہ کور کرنے کے لیے پیرس گیا تھا۔**

**اس موقعے پر فرانسسی صدر چارلس ڈی گال نے پاکستان میں جوہری ری پراسسنگ پلانٹ کی تعمیر کی پیشکش کی تھی لیکن ایوب خان نے یہ پیشکش ٹھکرا دی۔**

**یہ مشورہ انھیں ان کے چیف آف اسٹاف جنرل یحییٰ خان، صدر ایوب کے اعلیٰ سائنسی مشیر ڈاکٹر عبدالسلام اور منصوبہ بندی کمیشن کے نائب سربراہ ایم ایم احمد نے دیا تھا۔**

اس میں شک نہیں کہ یہ ذوالفقار علی بھٹو تھے، جو سن اکہتر میں بنگلہ دیش کی جنگ کے نتیجہ میں پاکستان کے دو لخت ہونے کے بعد برسراقتدار آئے تھے اور جنہوں نے پاکستان کو جوہری قوت بنانے کا منصوبہ شروع کیا۔

صدر کے عہدے پر فائز ہونے کے فوراً بعد بھٹو نے ایران، ترکی، مراکش، الجزائر، تیونس، لیبیا، مصر اور شام کا طوفانی دورہ کیا تھا اور میں اس سفر میں ان کے ساتھ تھا۔ اس دورہ کے دو اہم مقاصد تھے۔

**ایک مقصد مسلم ممالک سے تجدید تعلقات تھا اور دوسرا پاکستان کے جوہری پروگرام کے لیے مسلم ملکوں کی مالی اعانت حاصل کرنا تھا۔**

**دمشق میں اپنے دورے کے اس سلسلہ کے اختتام پر انھوں نے شام کے صدر حافظ الاسد سے کہا تھا کہ ان کا یہ دورہ نشاتہ ثانیہ کے سفر کا آغاز تھا اور پاکستان کی مہارت اور مسلم ممالک کی دولت سے عالم اسلام جوہری قوت حاصل کر سکتا ہے۔**

**اس دورے کے فوراً بعد انھوں نے سنہ تہتر میں پاکستان کے جوہری اسلحہ کی صلاحیت حاصل کرنے کے پروگرام کا باقاعدہ آغاز کیا اور اس سلسلے میں انھوں نے جوہری توانائی کمیشن کے سربراہ کو تبدیل کیا اور اعلیٰ سائنسی مشیر ڈاکٹر عبدالسلام کو برطرف کر کے ہالینڈ سے ڈاکٹر عبد القدیر خان کو پاکستان بلا لیا۔**

پاکستان کے جوہری پروگرام کے لیے انھوں نے فرانسیسی حکومت کو جوہری ری پراسسنگ پلانٹ کی تعمیر کی پرانی پیشکش کی تجدید کے لیے آمادہ کیا۔

بھٹو جوہری پروگرام میں جس تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے اسے امریکہ نے قطعی پسند نہیں کیا اور اس زمانہ کے امریکی وزیر خارجہ کیسنجر نے تو کھلم کھلا دھمکی دی تھی کہ اگر بھٹو نے ایٹمی ری پراسسنگ پلانٹ کے منصوبہ پر اصرار کیا تو وہ نہ رہیں گے۔

لیکن بھٹو نے جوہری صلاحیت کا جو پروگرام شروع کیا تھا اس پر تحقیقی کام جاری رہا۔

پاکستان کے سائنس دانوں نے کہوٹہ کی تجربہ گاہ میں سنہ چہتر میں یورینیم کی افزودگی کا کام شروع کیا۔

ان کی محنت سن اٹہتر میں رنگ لائی اور سن بیاسی تک وہ نوے فی صد افزودگی کے قابل ہو گئے۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے مطابق پاکستان کے جوہری سائنس دانوں نے سن چوراسی میں جوہری بم تیار کرنے کی صلاحیت حاصل کر لی تھی اور انھوں نے جنرل ضیاالحق سے کہا تھا کہ وہ کھلم کھلا پاکستان کی طرف سے جوہری بم کی تیاری کے عزم کا اعلان کریں لیکن ان کے امریکی نواز وزیر خارجہ اور دوسری وزیروں نے سخت مخالفت کی۔

آخر کار مئی سنہ اٹھانوے میں جب انڈیا نے جوہری تجربات کیے تو پاکستان کے لیے کوئی چارہ کار نہیں رہا کہ وہ بھی جوہری تجربات کرے اور یوں پاکستان بھی جوہری طاقتوں کی صف میں شامل ہوگیا۔

*یہ مضمون پہلی مرتبہ 2004 میں بی بی سی اردو کی ویب سائٹ پر شائع کیا گیا تھا۔*

<https://www.bbc.com/urdu/pakistan-52830418>

**USCIRF Condemns Arrest of Ahmadi Muslim on Blasphemy Charges in Pakistan**

**FOR IMMEDIATE RELEASE**
May 28, 2020

**USCIRF Condemns Arrest of Ahmadi Muslim on Blasphemy Charges in Pakistan**

**Washington, DC – The U.S. Commission on International Religious Freedom (**[**USCIRF**](http://www.uscirf.gov/)**) condemned the arrest of Ramzan Bibi, a 55-year-old Ahmadi Muslim woman in Cheleki, Pakistan, on blasphemy charges.**

**“*While we recognize that the Pakistani government has made positive steps in promoting religious freedom over the past year, the arrest of Ramzan Bibi represents a step in the wrong direction*,” said USCIRF Commissioner**[**Anurima Bhargava**](https://www.uscirf.gov/about-uscirf/anurima-bhargava-commissioner)**. “*We strongly urge Pakistani authorities to release Ms. Bibi from jail and drop all charges against her*.”**

**On April 30, a written complaint submitted to the police alleged that Ms. Bibi made blasphemous remarks during a personal dispute over the return of her charitable donation to a local mosque. She was charged under Section 295-C of the Pakistan Penal Code, an offence that carries the death penalty. As highlighted in a recent USCIRF**[**policy update**](https://www.uscirf.gov/sites/default/files/2019%20Pakistan%20Blasphemy.pdf)**about Pakistan’s blasphemy law, USCIRF is aware of nearly 80 individuals imprisoned on blasphemy charges, half of whom face life imprisonment or the death penalty.**

**USCIRF Chair**[**Tony Perkins**](https://www.uscirf.gov/about-uscirf/tony-perkins-chair)**added, “*The ongoing abuse of the blasphemy law is a significant barrier to the freedom of religion or belief in Pakistan. Ms. Bibi should be released from jail alongside other prisoners of conscience, especially given the heightened dangers of imprisonment during the current COVID-19 crisis*.”**

**In its**[**2020 Annual Report**](https://www.uscirf.gov/sites/default/files/USCIRF%202020%20Annual%20Report_Final_42920.pdf)**, USCIRF recommended the State Department redesignate**[**Pakistan**](https://www.uscirf.gov/countries/pakistan)**as a “Country of Particular Concern,” or CPC, in part because of the “systematic enforcement of blasphemy and anti-Ahmadiyya laws,” which often target religious minority communities.**

###

*The U.S. Commission on International Religious Freedom (USCIRF) is an independent, bipartisan federal government entity established by the U.S. Congress to monitor, analyze, and report on threats to religious freedom abroad. USCIRF makes foreign policy recommendations to the President, the Secretary of State, and Congress intended to deter religious persecution and promote freedom of religion and belief. To interview a Commissioner, please contact USCIRF at**media@uscirf.gov**or Danielle Ashbahian at**dashbahian@uscirf.gov*

<https://www.uscirf.gov/news-room/press-releases-statements/uscirf-condemns-arrest-ahmadi-muslim-blasphemy-charges-in>

**May 27, 2020**

# “Kafir”: a Label Used Against Minorities in Pakistan

**By**[**Amina Malik**](https://www.browngirlmagazine.com/author/aminamalik/)

***Kafir*means infidel, heathen, a disbeliever. Encouragements to kill on sight are what my family members face for our “infidelity.”**

**For the last two centuries, it’s used to discredit the existence of Ahmadi-Muslims in what is now the Islamic Republic of Pakistan. Of late, the word has been popularized in online platforms and telecasting. It is used as a propaganda tool. By religious clerics, politicians, and everyday people to make sure that we, Ahmadis, know that we are indeed non-believers.**

**I do not let a word that carries enough weight to get to me. For we were taught by our mothers, our grandmothers, and their trauma, not to let such attacks belittle our existence and relationship with the sacred. However, once again, the word managed to make its way into the collective psyche of my family—courtesy of the rise of anti-Ahmadi narratives in**[**Pakistan’s judiciary system**](https://www.hrw.org/news/2020/05/08/pakistan-ahmadis-kept-minorities-commission)**and media. Recently, some rather close relatives have been plagued with such rhetoric, saying, “Alhamdulillah, I am a believer in the statement that Ahmadis are Kafir.”**

**Perhaps it would be less blunt if they managed to use the word “non-Muslim,” but Kafir? It was this past Ramadan that I realized how damaging a single name could be for an entire community. It makes one think of the ways the Ummah chooses to spend their time during the blessed month of self-reflection and seeking salvation—admittedly, I was unaware that deciding who is and is not a Muslim is among those practices.**

## A Brief History

**It was the year 1974, under the presidency of Zulfiqar Ali Bhutto, the so-called socialist hero of Pakistan, that the Ahmadiyya community was officially declared non-Muslim. In ‘74, the Second Amendment to the Constitution that said as such, the same Constitution which was authored by none other, an Ahmadi himself, Muhammad Zafarullah Khan. I wonder how those who claim Ahmadis to be the traitors of Pakistan feel about him. A decade later, under the military dictatorship of Zia-ul-Haq, the Ordinance XX published. It**[**prohibited**](https://www.refworld.org/docid/3ae6ab573.html)**us from self-identifying as Muslims. Meaning that Ahmadis cannot ‘pose’ ourselves as Muslims would. So, there is no saying, “Salam,” a greeting that means peace. Or, selling and buying Qur’ans. No having “Islamic” funerals, no reciting the azaan—the call to prayer, and no calling our mosques, mosques.**

**The violence against Ahmadis in Pakistan does not erect out of anywhere. This violence carries out in the name of religion and nationalism. It becomes more apparent when mullahs condole it. Hosts and politicians get talking time on your local news channels, encouraging Pakistanis to turn against the most marginalized members of their communities, shouting that Ahmadis are “Wajib–ul-qatl”—worthy of being murdered.**

## Corrupt Institutions

I never attended university in Pakistan. However, the idea of it becomes more unappealing when I hear about students and faculty accused of being traitors of the Islamic Republic. My solidarity extends to all those who have been affected by such accusations of blasphemy. People who continue to have their life threatened by the fanatics who call for the end of their lives. By the weak administration of their academic institutions, and their municipalities who continue to be lobbied by the extreme right-wing.

**I did attend school in Lahore up until fifth grade. The closest encounter to degradation was when I took Ahmadiyya literature to share with my classmates. I faced remarks like, “you are not a real Muslim” and “why do you believe in non-Muslims?”**

**I quickly hid the books in my bag and never spoke about my identity again. I thought this was the most hostile encounter an Ahmadi child could face. But, back in February of this year, the tragic news of Tanzeel Ahmad Butt spread throughout our community. Tanzeel was an 11-year-old boy who was suffocated to death by his neighbors.**

**Multiple relatives have shared their experiences on college campuses, and the harassment they faced, both physical and verbal. They say their teachers decided to fail them simply because they were Ahmadi. My cousin, younger than the age of 15, was in a Kareem when the driver pointed to an Ahmadi mosque and said, “it is even justifiable to murder the people who worship here.”**

The entirety of the car ride was silent.

## Trauma From the Past

In May 2010, we were at O’Hare Airport, getting ready to visit Pakistan after moving to the United States for the first time. My mother got a call from a relative telling us that a mosque in Lahore faced violent attacks. Tehrik-i-Taliban took the lives of 94 worshipers and injured more than 120. Out of those 94 individuals who were martyred by the Taliban, Shameem Sheikh was one. He and my dad were colleagues and had worked together in Lahore for more than ten years. And, my uncle was one of the 120 hostages who managed to escape. I was not emotionally mature enough to process all of this news. But, I remember seeing the smiles on my mother’s and aunt’s faces replaced with sorrow in Terminal 5 of the airport, and the entire flight home.

My uncle, who has asthma, was locked in the smoke and debris-filled basement of the mosque he had just offered Jummah in. He was soon able to escape, barefoot, trembling across those who faced gunshots in the name of Allah. With broken glass gouged under his feet, he ran to a nearby bank, from where he moved to Sheikh Zayed Hospital.

**On my trip to Pakistan this past winter, I went to the cemetery where Pakistan’s first Nobel laureate, Abdus Salam, lays. The word “Muslim” was forcefully removed from his grave by officials of Pakistan’s government. The story says they attended Salam’s funeral and left with making an engravement on his tombstone. In the same graveyard, are buried those who faced massacres in the Ahmadiyya mosque attacks. Today marks the anniversary of this horrifying day.**

## The Aftermath of Near-Death & Towards Liberation

**My maternal grandmother talks about her memories in cities throughout Pakistan. From Quetta to Rawalpindi, and from Rabwah to Lahore. “We used to fill our pipes with spices when living in Rabwah because the threat of extremist mobs from nearby cities was unpredictable.”**

My grandfather worked out of Quetta; it was my grandmother’s sole responsibility to adhere to her matriarchal duties and be a shield for her seven children. I asked my grandmother how she felt when she discovered her son was held hostage by the Taliban. Frankly, it was hard for me to ask her to recall that day, for I did not want to open any unhealed wounds. One does not ask a mother what state her mind was when her only son almost confronted martyrdom.

My grandmother tells me she had assumed that her son continued his day as he would any other Friday, by going back to his office after Jummah prayers. It was only until her nephew had called her and told her to check the news. She was unable to speak at that moment and went into sadma—shock.

“I was so shaken after hearing about the condition of my son; I didn’t even have the stamina in me to recite prayers for his safety,” she said.

We are fortunate that her son, my moms’ brother, my uncle—is with us today because we know too many precious lives who became victims of a vile hate crime that day.

**I read these words by Iftikhar Arif. They illustrate the current state of Ahmadis in Pakistan perfectly.**

***“*Rehmat-e-Syed-e-Lolak (S.W.) pe kamil ImaanUmmat-e-Syed-e-Lolak (S.W.) sey khauf ata ha.*”***

Meaning, “we put total faith into the Prophet, yet, we look at his followers with immense disgust.”

**Ahmadi-Muslims, under the gaze of the nation, are those who continue to face disgust from others. My dad always tells me, like apartheid in South Africa, no one is going to remember those who inflict violence upon the marginalized. No one is going to remember the lawmakers and politicians who create amendments that strip people of their human rights. And surely, no one is going to remember those who stay silent as violence against a people unfolds right in front of their eyes.**

Until liberation, Ameen.

[**https://www.browngirlmagazine.com/2020/05/kafir-label-pakistan/**](https://www.browngirlmagazine.com/2020/05/kafir-label-pakistan/)